© rasailojaraid.com

تاثرات

حجِ بیت اللہ، اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس موقع پر اقصائے عالم سے لاکھوں مسلمان لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ کی دل نواز صدائیں بلند کرتے ہوئے ایک ہی لباس میں ملبوس، ایک ہی جذبے سے سرشار اور ایک ہی جوش اور ولولے سے بھرپور، مناسکِ حج ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہاں اسلام عملی مساوات کا اتنا عدیم المثال منظر پیش کرتا ہے کہ سب امیر و غریب، محتاج و غنی اور حاکم و محکوم بلا کسی امتیاز کے ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملائے اللہ کے حضور ایستادہ ہیں۔

یہ ایک ایسا دربار ہے کہ اس میں گورے کو کالے پر، عربی کو عجمی پر اور امیر کو فقیر پر بجز نیکی کے کوئی تفوق اور برتری حاصل نہیں۔ یہاں انسانوں کو صرف اسلام اور ایمان کی میزان میں تولا جاتا ہے" اور اللہ سے قرب و بُعد کا تعلق حرف حرارتِ ایمانی کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔

حجِ بیت اللہ ایک ایسا سرچشمۂ خیر ہے کہ جہاں اس سے بے پناہ روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں دنیوی مقاصد و منافع کی بھی بہت بڑی مقدار اس میں پنہاں ہے۔ یعنی یہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے باہمی تعارف کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے سے جو مسلمان بیت اللہ کی طرف آتے ہیں، وہ ہر ملک کے مسلمان کے آرام و آسائش اور اس کے دکھ درد سے بخوبی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں یہ ہوتا رہا ہے کہ خلفا اپنے عاملوں اور گورنروں اور مختلف علاقوں کے حکام کو حج کے موقع پر طلب کرتے تھے، ان سے ان کے علاقے کے حالات کی تمام تفصیلات دریافت کرتے اور پھر مناسب ہدایات دیتے تھے۔ خلفائے راشدین کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

اسلامی ممالک کے حکمرانوں اور رہنماؤں کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے اور ہر سال اس عظیم الشان تاریخی موقع پر جمع ہونا چاہیے، اور پھر مختلف قومی اور بین الاقوامی مسائل کو موضوعِ فکر ٹھہرانا چاہیے۔ ایک دوسرے کے مسائل و مشکلات سے باخبر ہونا اور پھر ان سے نجات کی راہیں تلاش کرنا مسلمان حکمرانوں کے فرائض میں داخل ہے۔ تمام مسلمان جسدِ واحد کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی تکلیف و مصیبت اور آرام و راحت میں سب برابر کے شریک ہیں۔

(محمد اسحاق بھٹی)

© rasailojaraid.com